بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۹ صلح ۱۳۴۴ ہش | ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ | ۱۹ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۵


## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ضروری ہے کہ تاریکی پھیلنے کے وقت میں روشنی آسمان سے اترے

## اس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے

اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو انکار اور بدظنی کی طرف جلدی نہ کرو اور اس خوفناک وبا (عیسائیت) سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے اور ہشیار لوگ اس کے دام فریب میں آگئے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دینِ اسلام کے مٹانے کیلئے کوشش ہو رہی ہے کیا تم پر یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔ اسلام انسان کی طرف سے نہیں کہ تا انسانی کوششوں سے برباد ہو سکے مگر افسوس ان پر ہے جو اس کی بیخ کنی کے لئے درپے ہیں اور پھر دوسرا افسوس ان پر ہے جو اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کیلئے تو ان کے پاس سب کچھ ہے مگر اسلام کے حصہ کا ان کی جیب میں کچھ نہیں۔

کاہلو! تم پر افسوس کہ آپ تو تم اعلائے کلمہ اسلام اور دینی انوار کے دکھلانے کی کچھ قوت نہیں رکھتے مگر خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو بھی جو اسلام کی چمک ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے شکر کے ساتھ قبول نہیں کر سکتے۔ آجکل اسلام اس چراغ کی طرح ہے جو ایک صندوق میں بند کر دیا جائے یا اس چشمۂ شیریں کی طرح ہے جو خس و خاشاک سے چھپا دیا جائے۔ اسی وجہ سے اسلام تنزل کی حالت میں پڑا ہے، اس کا خوبصورت چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا دلکش اندام نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ اس کی محبوبانہ شکل دکھلانے کیلئے جان توڑ کوشش کرتے۔ اور مال کیا بلکہ خون کو بھی پانی کی طرح بہاتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ اپنی نہایت درجہ نادانی سے اس غلطی میں ہی پھنسے ہوئے ہیں کہ کیا پہلی تالیفات کافی نہیں۔ نہیں جانتے کہ جدید فسادوں کے دور کرنے کے لئے جو جدید در جدید پیرایوں میں ظاہر ہوتے جاتے ہیں مدافعت بھی جدید طور کی ہی ضروری ہے اور نیز ہر ایک زمانہ کی تاریکی پھیلنے کے وقت میں جو نبی اور رسول اور مصلح آتے رہے کیا اس وقت پہلی کتابیں نہیں تھیں۔ سو سمجھاؤ! یہ ضروری ہے کہ تاریکی پھیلنے کے وقت میں روشنی آسمان سے اترے۔" (فتح اسلام)

---

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

---

## اخبار احمدیہ

— ان دنوں امراء اور صدر صاحبان کے تعاون سے مجالس انصار اللہ میں زعماء اعلیٰ/زعماء کے آئندہ تین سال کے لئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ مگر مرکز میں صدر محترم کی منظوری کے لئے نام بھجواتے وقت بعض امراء و صدر صاحبان خط و کتابت کے لئے منتخب عہدہ دار کا ایڈریس نہیں بھجواتے جس کی وجہ سے کام میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ زعیم اعلیٰ/زعیم کے انتخاب کی اطلاع بھجواتے وقت ازراہِ کرم خط و کتابت کے لئے ان کا ایڈریس بھی ضرور درج فرما دیا کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

— لاہور سے مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور آج کل البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ پچھلے دنوں ان کا بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

---

— خالد ملک ابن مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ نے ایف۔ ای۔ ایل کے امتحان میں ۴۳۴ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

---

— افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی محمد منور صاحب کے خسر اور مکرم محمد الطاف صاحب کارکن نظارت دیوان کے والد محترم محمد حیات صاحب ملتانی مورخہ ۱۶-۱۵ جنوری درمیانی شب جمعہ و ہفتہ مطابق ۱۱ و ۱۲ رمضان المبارک کی درمیانی رات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ (وفات اور تدفین کی تفصیلی خبر کل کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔)


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ر جنوری ۶۵ء

# تجدید و احیائے دین ذاتی ذہانت پر منحصر نہیں

صدقِ جدید لکھنؤ کا ایک نوٹ "تیجی با نفس" میں سے :۔

"کراچی سے ایک پرانے صدق نواز کا مکتوب

"... آپ نے ہمارے ہاں کی موجودہ حزب اختلاف کی ذہنی ترکیب و ہیئت کو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ سمجھ میں نہیں کہ اچھے بھلے متقی علماء منافقوں کے ہتھے کیسے چڑھ گئے۔ قیامِ پاکستان سے پہلے نہیں۔۔ یہ گلہ تھا کہ وہ دشمنانِ پاکستان کے ساتھ کیسے مل گئے۔ اور اب بعد قیامِ پاکستان یہ قلق ہے کہ ... پختونستان کے حامیوں اور اکھنڈ بھارت کے ہمدردوں سے کیسے مل گئے۔ پھر ان کا جوڑ جماعتِ اسلامی کے ساتھ کس طرح ہو گیا۔ یہ ایک معمہ ہے جو مجھے تو حل ہوتا نظر نہیں آتا۔"

مکتوب کے سیاسی مضمرات سے تو یہاں غرض نہیں۔ وہ جو کچھ اور جیسے بھی ہوں انہیں اہلِ سیاست ہی جانیں۔ البتہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں اور حکومتِ الٰہیہ کے علمبرداروں کا یہ انقلاب بلکہ ذہنی ارتداد یقیناً ہر مسلمان کے لئے بڑا ہی اذیت ناک ہے۔ اور یہ ایک سخت چوٹ پاکستان کے لئے ہو یا نہ ہو۔ لیکن اسلامیوں اور اسلام پسندوں کے لئے تو یقیناً ہے ___ لیکن حیرت انگیز بہت زیادہ یہ بھی نہیں۔ ذاتی انتقامی جذبات پر قابو رکھنا اور میدان کھلا ہوا پا کر بھی نفس کو مارے رکھنا۔ ان لوگوں کے لئے آسان ہے بھی نہیں، جن کا اعتماد تزکیہ بغیر تزکیۂ نفس کی منزلوں سے گزرے ہوئے صرف اپنی ذہانت اور دماغی اپچ پر رہتا ہے۔"

(صدقِ جدید ۸ر جنوری ۱۹۶۵ء صـ۲)

بے شک تزکیۂ نفس کی منزلیں طے کرنا ہر فرد بشر کی فلاح دنیوی و اخروی کے لئے نہایت اہم ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول بھی ان منزلوں سے گزرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غارِ حرا میں کئی کئی روز تک بلکہ ہفتوں تک ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا ایک تاریخی واقعہ ہے۔ پھر آپ کی تمام زندگی ہی اس پر شاہد ہے کہ آپ تزکیۂ نفس کے لئے کیا کیا مشکلات برداشت نہ کرتے تھے ساری ساری رات نماز میں مصروف رہنا بعض اوقات گھر سے نکل کر مسجد میں ذکرِ الٰہی میں مصروف ہونا اور ذرا ذرا سی بات پر دعاؤں میں لگ جانا اور سجدہ ریز ہو جانا تو آپ کی ایک عام بات ہے۔

الغرض تزکیۂ نفس کی منزلیں طے کرنا تو ہر فرد بشر کے لئے اہمیت رکھتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی منزلیں طے کرنے والے تجدید و احیائے دین کا کام بھی کر سکتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود کسی کو اس کام کے لئے کھڑا نہ کرے۔

اگر غور کیا جائے تو مسلمانوں میں اس وقت جو اتحاد کا رشتہ قائم نہیں ہے وہ اسی وجہ سے نہیں کہ بعض لوگوں نے محض اپنی ذہانت اور دماغی اپچ کو ہی تجدید و احیائے دین کے لئے کافی خیال کر لیا یہ غلطی آج ہی نہیں بلکہ شروع سے ہوتی چلی آئی ہے کہ علمائے حق کو چھوڑ کر بعض ایسے اہلِ علم حضرات امتِ مرحومہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے عوام کو یہ تصور دلانے یا نادانستہ ہی سہی فریب دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ تجدید و احیائے دین کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ جہاں تک معمولی باتوں میں اصلاح کا تعلق ہے ایسے لوگوں کی مساعی واقعی مفید ہوتی ہے لیکن جب کوئی شخص بزعم خود تجدید و احیائے دین کی ایک ہمہ گیر تحریک لے کر کھڑا ہوتا ہے اور اس کی رہنمائی کے لئے اس کے پاس صرف اپنی ذہانت اور دماغی اپچ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ایسا شخص عموماً ساری ملت کے لئے بہت بڑے خطرے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ایسا انسان اگر کوئی بنیادی صحیح بات نظری طور پر کہتا بھی ہے تو عمل کی کسوٹی پر وہ ایسی قلابازیاں کھاتا ہے کہ بجائے فائدہ کے دین کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

مثلاً زمانۂ اولیٰ میں خوارج اور اس زمانہ میں ایک خاص گروہ یکساں طور پر یہ تحریک لے کر اٹھے کہ ان الحکم الا للّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ ہی آخری حاکم ہے۔ یہاں تک تو ٹھیک ہے مگر جب ان لوگوں نے میدانِ عمل میں نکل کر کام کیا تو ان الحکم الا للّٰہ کو اپنی ذہانت اور دماغی اپچ کا مقید بنا دیا اور آج مسلمانوں میں عقائد کے جو اختلافات اور ان اختلافات کی بناء پر جو فرقہ بندی دیکھتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہے کہ مسلمانوں میں اکثر لوگ اپنے طور پر محض اپنی ذہانت کے بل پر تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہونے کے دعویدار ہوتے آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو تجدید و احیائے دین کا حقیقی ذریعہ قرآن کریم میں بتایا ہے اسکو بالکل نظر انداز کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ان چند الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کا بنیادی اصول بنا دیا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم کو نازل کیا ہے اسی طرح وہ خود اس کی حفاظت کریگا دوسرے لفظوں میں جس طرح قرآن کریم کا نازل کرنا براہِ راست خود اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اسی طرح تجدید و احیائے دین کا کام بھی اللہ تعالیٰ کے خاص ارادہ سے تکمیل پا سکتا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل کرنے کے لئے اپنے خاص فرستادہ کو چُنا ہے اسی طرح حفاظتِ دین کے لئے بھی وہ خود ہی اپنے بندوں کو کھڑا کرتا رہے گا جیسا کہ حدیث مجدد دین میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تجدید و احیاء کو ابلیس لعین کے مقابلہ میں صرف بعض ذہین و فطین لوگوں کی ذاتی ذہانت اور دماغی اپج پر چھوڑ دیتا۔

الغرض جہاں تزکیۂ نفس کی منزلیں طے کرنے کا سوال ہے یہ ہر بشر کی فلاح کے لئے ضروری ہے اور نفس کا مجاہدہ ایسی چیز ہے جو پیغمبروں کے لئے بھی زندگی کا ایک اہتمام بالشان کام رہا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ تزکیۂ نفس کی منزلیں طے کرنے سے ہر شخص تجدید و احیائے دین کے کام کے لئے بھی خود بخود کھڑا ہو سکتا ہے جب تک کہ خود اللہ تعالیٰ اپنی خاص سکیم اور ارادہ سے کسی کو اس کام کے لئے کھڑا نہ کرے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ ہر شخص تعلیمی لحاظ سے ایل ایل بی کر سکتا ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ حکومت ہر ایسے شخص کو جس نے ایل ایل بی پاس کیا ہو جج کا کام بھی سپرد کرے۔ اسی طرح تجدید و احیائے دین کے لئے وہی کھڑا ہوتا ہے جس کو اللہ اپنے خاص ارادہ سے اس کام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اسی کو حدیث کی زبان میں مجدد کہتے ہیں۔

تاریخِ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق مجدد دین کو کھڑا کرتا رہا ہے۔ جو اپنے اپنے عہد کے مطابق تجدید و احیائے دین کا کام کرتے رہے ہیں اور اپنے اپنے عہد کے مطابق حکم و عدل ہوتے رہے ہیں۔ جو غلطیاں مرورِ زمانہ سے اسلام میں پڑتی رہی ہیں وہ اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے ان کو دور کرتے رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ وہ لوگ گمراہ کرتے رہے ہیں جو اپنی ذہانت اور دماغی اپج کے بل پر بطور خود تجدید و احیائے دین کے دعاوی سے کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ یہی لوگ اس فرقہ بندی کے ذمہ دار ہیں جو آج ہم مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں اور جو ان کو ایک رشتہ میں پروئے جانے کے راستہ میں حائل ہے۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیہ کا یہی مطلب ہے، جو امام وقت کے پیچھے کھڑا نہ ہوا وہ انتشار کا شکار ہو گیا +

## جماعت کو نصائح

"قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا علیٰ کل شیءٍ قدیر خدا ہے۔ قرآنِ شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# دعا کے اصول اور آداب

## فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲)

### دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی چاہیئے

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع میں ہی دعا سکھائی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۂ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے۔ اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز میں ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم الی آخرہ یعنی دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۸)

### دعا میں خدا تعالیٰ سے شرط باندھنا غلطی ہے

"دعا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ شرط باندھنا غلطی اور نادانی ہے۔ جن مقدس لوگوں نے خدا کے فضل اور فیوض کو حاصل کیا۔ انہوں نے اسی طرح حاصل کیا کہ خدا کی راہ میں مر کر فنا ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو کہ دن کے بعد گمراہ ہو جانے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نفس پر خود گواہی دیتے ہیں جو لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد سوم ص۳۸۸)

### دعا کب قبول ہوتی ہے؟

"یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا۔ اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وانّٰی لھم التناوش من مکان بعید۔ یعنی جو مجھ سے دور ہو اس کی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ جس قدر وہ دور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے۔

پیدا است ندا را کہ بلند است جنابت"

(ملفوظات جلد ۲ ص۱۹۸)

### ابتلاؤں سے دعا میں جوش پیدا ہوتا ہے

"غرض ایسا ہوتا ہے کہ دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں۔ جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے۔ اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطراب اور اضطرار بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جاوے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہیئے کہ میری دعا قبول نہ ہو گی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۳۴۲-۳۴۳)

### دعا میں صبر و استقلال ضروری ہے

"یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے۔ اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے یقین کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا۔ اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۰۵)

### دعاؤں کے سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے

"ہر امر کے فیصلہ کے لئے میعاد قرآن ہے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گئے۔ تو آپ چالیس برس تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں اس عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے مگر انہوں نے یہی کہا کہ میں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بے شک ان کو کچھ خبر نہ تھی مگر یہ کہا انی لاجد ریح یوسف پہلے تو اتنا ہی معلوم تھا کہ دعاؤں کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں میں محروم رکھنا ہوتا تو جلد جواب دے دیتا۔ مگر اس سلسلہ کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازہ پر بٹھائے تو آخر اس کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دعاؤں کے زمانہ کی درازی پر وابیضت عیناہ قرآن کریم میں خود دلالت کر رہی ہیں۔ غرض دعاؤں کے سلسلہ کے دراز ہونے سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۰۶)

### دشمن کو بھی دعا میں شامل کرنا چاہیئے

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر دعا وسیع ہو گی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا۔ اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۷)

### دعا سے قبل اسباب و قویٰ کو عمل میں لانا ضروری ہے

"ایاک نعبد و ایاک نستعین تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔ ایاک نستعین پر ایاک نعبد کو تقدم اسی لئے ہے۔ کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے اور قانون قدرت کے قویٰ سے کام لے کر آوے ...... سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنے اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد و اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۱۳۳-۱۳۴)

### دعا کے بعد جلد جواب عموماً اچھا نہیں ہوتا

"یاد رکھو کہ دعا کے لئے اگر جلدی جواب مل جاوے تو عموماً اچھا نہیں ہوتا۔ پس دعا کرتے نا امید نہ ہو۔ دعائیں جس قدر دیر ہو اور اس کا بظاہر کوئی جواب نہ ملے تو خوش ہو کر سجدہ ہائے شکر بجا لاؤ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے۔ توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۲۴۷)

### دعا کرانیوالے کے لئے راستبازی اور تقویٰ شرط ہے

"مگر یہ بات بھی بغور دل سن لینی چاہیئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے ذاتی غنا سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے۔ تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں۔ جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں ......

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انما یتقبل اللہ من المتقین

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا،

یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللہ لَا یُخلِفُ المیعاد۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیتِ دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصّہ لے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۸-۱۰۹)

## دُعائیں کبھی خُدا اپنی منواتا ہے اور کبھی بندے کی مانتا ہے

"قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں ایک پہلو میں اللہ تعالےٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔

ولنبلونّکم بشیئٍ من الخوف والجوع میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے نونِ ثقیلہ کے ذریعہ سے جو اظہار تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج انّا للہ وانّا الیہ راجعون ہی ہے اور دوسرا وقت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے وہ ادعونی استجب لکم میں ظاہر کیا ہے۔......

...... الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی اللہ تعالےٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا و تسلیم کے بھی آپ اعلےٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپ کے گیارہ بچے مر گئے مگر آپ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟ جو لوگ فقراء اور اہل اللہ کے پاس آتے ہیں اکثر ان میں سے محض آزمائش اور امتحان کے لئے آتے ہیں۔ وہ دعا کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں اس لئے پورا فائدہ نہیں ہوتا عقلمند انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو اہلِ اللہ مر جاتے۔ جو لوگ دعا کے منافع سے محروم ہیں ان کو دھوکا ہی لگا ہوتا ہے کہ وہ دعا کی تقسیم سے ناواقف ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۶)

## دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے ضعف کا خیال رکھے

"اور دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصوّر کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کریگا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پہ دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دُکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالےٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بیقرار ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے گی اور چلّائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی غور سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سورت میں اللہ تعالےٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّالین۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۲)

## دُعائیں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء کو مدِّنظر رکھنا ضروری ہے

"اور قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور وہ بہت قریب ہے لیکن اگر خدا تعالےٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی صرف اس راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں......ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیتِ دعا کے واسطے ضروری ہیں...."

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۸)

## دُعا اپنی زبان میں بھی کرنی چاہیئے

"پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضورِ قلب نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب ہی پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آجائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو نہیں میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو اپنے بیوی بچوں کیلئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۲۶)

## دشمن کیلئے دُعا کرنا سنّتِ نبوی ہے

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالےٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنتِ نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہیئے شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶، ۹۷)

## باپ اور بیٹے کی دعا ایک دوسرے کے لئے زیادہ قبول ہوتی ہے

"حضرت اقدس نے ایک دوست کو اپنے مخالف باپ کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"توجّہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۸۸)

## دعا مصیبت کے نزول سے قبل کرنی چاہیئے

"جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں جب عذابِ الہٰی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذابِ الہٰی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے۔ صدقات دیتا ہے اور امرِ الہٰی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجالاتا ہے یہی سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سعید اور متقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۹)

(مرتبہ:- مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون)

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کیلئے دے۔

(مینیجر الفضل)

---

"ہماری جماعت کو (جس سے بعض لوگ بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) یاد رکھنا چاہیئے کہ میں اپنے مخالفوں سے باوجود ان کے بُغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عُمدہ نمونہ دکھلاوے۔ وہ قرآن شریف کی تعلیم پر سچّی عامل ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے ان میں باہم کسی قسم کا بُغض و کینہ نہ رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچّی محبت کرنے والی جماعت ہو لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچّی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد رکھے کہ وہ دشمنوں کی اس مُراد کو پورا کر دیگا وہ انکے سامنے تباہ ہو جاویگا۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

## اہم دینی مسائل پر ایمان افروز تقاریر - تعمیر مسجد ڈنمارک کی تحریک پر قربانی کا شاندار مظاہرہ

(قسط نمبر ۲)

### دوسرا دن ۲۷ر دسمبر - پہلا اجلاس

پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوا - محترمہ فضیلت صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی - نظم کے بعد محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ نے تقریر کی - آپ کی تقریر کا عنوان تھا "احمدیت دنیا کے کناروں تک"۔

آپ نے احمدیت سے قبل اسلام کی ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اسلام کی ترقی و تبلیغ اور تبلیغی جہاد کے لئے بیرونی ممالک میں مشنوں کے قیام - مساجد کی تعمیر اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کا ذکر کیا - اور غیر ملکی اخبارات کے اقتباس پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اب دوسرے لوگ بھی احمدیت و اسلام کی ترقی کا اعتراف کرنے لگ گئے ہیں۔

اس کے بعد محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے "کسرِ صلیب" کے موضوع پر تقریر کی -

آپ نے بتایا کہ کسرِ صلیب سے مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صلیب کے زور اور غلبہ کو ختم کریں گے - یعنی عیسائیت کے غلط عقائد کو جن پر اس کی بنیاد ہے باطل ثابت کر کے اسلام کی فضیلت و برتری ثابت کریں گے - آپ نے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کے متعلق تاریخی واقعات سنائے - اور بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعی مضبوط دلائل اور تاریخی شواہد سے یہ ثابت کر کے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں - عیسائیت کے عقائد کو باطل کیا ہے۔

اس کے بعد نو مسلم جرمن خاتون مس جمیلہ کوپ مین نے انگریزی میں تقریر کی - عنوان تھا - "جرمن میں اسلام کا مستقبل"۔

اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریر فرمائی - آپ نے فرمایا کہ شریعت کے تمام ارکان مردوں اور عورتوں پر یکساں فرض ہیں - اسی طرح کسی قوم کے افراد کی ذمہ داریوں میں بھی فرق نہیں ہوتا - عورتوں کے متعلق یہ خیال کہ ان کے ذمہ کوئی اہم کام نہیں اور انہیں قوم کا عضوِ معطل قرار دینا غلط ہے - عورتوں پر بھی اسی طرح ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس طرح مردوں پر - اور جماعت کی عورتوں سے بھی اسی قسم کی قربانیوں اور کوششوں کا تقاضا ہوتا ہے -

آپ نے فرمایا احمدی عورتوں پر خدا تعالیٰ کا بہت بھاری اور بے انتہا احسان ہے کہ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک قیادت میں ترقی کرنے کا شرف حاصل ہوا - حضور کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ الہام تھا - کہ "وہ اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا" - اور عورتوں کے حق میں بھی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پھر سے اُن کے حقوق دلوائے اور آپ نے احمدی مستورات کو یہ احساس دلوایا کہ اُن کی ترقی کے بغیر احمدیت اور اسلام کی ترقی ممکن نہیں - آپ نے احمدی عورتوں پر بے انتہا احسان کئے - اُن کو منظم کیا، اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم کی جو شروع میں چند ممبرات پر مشتمل تھی - مگر اب ایک تناور درخت کی طرح اس کی شاخیں بیرونی ممالک میں بھی قائم ہیں - آپ نے احمدی مستورات کی تعلیم کے لئے سکول کھولا - مصر خواتین کے لئے مدرسۃ الخواتین - اور پھر دینیات کے کالج کا قیام فرمایا - اور ربوہ میں ڈگری کالج قائم فرمایا - ۱۹۳۶ء میں مصباح کا اجراء کیا - آپ نے مختلف تحریکات پیش کر کے عورتوں کو قربانیوں کا موقع دیا - جو اب یورپین ممالک میں دو مساجد کی تعمیر کی شکل میں ہمارے سامنے ہے - آپ نے عورتوں کو مجلس مشاورت میں حق نمائندگی عطا کیا اور ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر مردوں سے یہ عہد لیا کہ وہ عورتوں کو وراثت میں حصہ دیں گے -

اس کے بعد آپ نے لجنہ کے کاموں پر پورے تفصیل سے روشنی ڈالی - اور اس کے تحت کام کرنے والے مختلف شعبہ جات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوششوں کا مرہون منت ہے -

آپ نے ڈنمارک میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا - آج ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خلافت کے پچاس سال پورے ہونے پر بہت خوش ہیں - اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہیں - اگر ہم اپنی اس خوشی اور شکر کا اظہار اس طرح سے کریں کہ اپنے چندوں سے یورپ کے کسی ملک میں ایک مسجد تعمیر کروا دیں تو خدا تعالیٰ کے مزید انعاموں کی حقدار ہوں گی - آپ کی تقریر بہت پر اثر تھی اور دلچسپی و انہماک سے سنی گئی - تقریر کے اختتام پر مستورات کا جذبۂ قربانی اور سبقت کی روح قابلِ دید تھی - اور انہوں نے مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی میں پیش پیش حصہ لیا -

چنانچہ اسی وقت ایک لاکھ روپے کے وعدے ہو گئے - اور آٹھ ہزار روپیہ نقد جمع ہو گیا -

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ ثروت صاحبہ لائل پور نے پنجابی میں نظم پڑھ کر سنائی -

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب کی تقریر بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی -

### دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ مرزا نذیر احمد صاحب دو بجے شروع ہوا - محترمہ شمامۃ البشریٰ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد رخشندہ صاحبہ نے نظم پڑھی - اس کے بعد محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی تقریر "ذکر حبیب علیہ السلام" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی جس میں آپ نے چند ایمان افروز واقعات سنائے -

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر بھی بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی - آپ کی تقریر کا عنوان تھا - "امریکہ میں تبلیغ اسلام"۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی" بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی - آپ کی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی - اس کے بعد دوسرے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا -

(باقی)

---

# محترم چوہدری غلام احمد خانصاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی - ایس پی سکھر)

الفضل مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۴ء کے صفحہ ۲ پر محترم چوہدری غلام احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پاکپتن کی وفات کی خبر پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا - ان کی پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک جو مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء پر اُن سے ہوئی کے واقعات فوراً دماغ میں عود کر آئے -

سال ۱۹۰۶ء کی بات ہے کہ جبکہ مرحوم چوہدری غلام احمد صاحب کے ساتھ میری پہلی ملاقات ہوئی مَیں عمر کے چودھویں سال میں تھا اور اسلامیہ ہائی اسکول شیرانوالہ دروازہ لاہور میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا جبکہ چوہدری صاحب مرحوم اینگلو ورنیکولر مڈل پاس کر کے ہماری جماعت میں داخل ہوئے بوجہ ایک دیہاتی ہونے کے آپ بڑے سادہ لباس میں تھے اور یوں بھی گو وہ زمانہ اس زمانہ کے مقابل میں کافی سادہ تھا اور ٹیڈی پن کی کوئی بات کسی لڑکے میں نہ پائی جاتی تھی - مگر پھر بھی لاہور بوجہ مرکزی شہر ہونے کے اور لڑکے شہری زندگی میں مگن ہونے کی وجہ سے ان سے کچھ اجنبیت محسوس کرتے تھے - مگر ان کی سادگی کچھ ایسے صحیح رنگ کی تھی کہ لڑکے جلد اُن سے مانوس ہو گئے - اور اُن سے محبت کرنے لگے - آپ میٹرک کے دو سال ہمارے ساتھ گذارے اور ۱۹۰۸ء میں جب مَیں میٹرک پاس کر کے اسلامیہ کالج میں داخل ہو گیا تو چوہدری صاحب مرحوم سے الگ ہو گیا - پھر اچانک ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء میں احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں جو اس وقت زیر تعمیر تھی وہاں دیکھنے میں آئے - ہم بڑی محبت سے ملے اور مَیں نے دریافت کیا کہ آپ یہاں کیسے آ گئے تو کہنے لگے میں تو احمدی ہو گیا ہوں - پھر تو فطرتاً محبت اور بھی بڑھ گئی - اور بعد میں خدا کے فضل سے گو میں ملازمت کی وجہ سے سندھ میں آ گیا اور آپ پاکپتن میں وکالت میں لگ گئے - مگر پھر بھی سالانہ جلسہ یا دوسرے مواقع پر جب مرکز میں ملاقات ہوتی تو بڑی محبت اور اخلاص سے ملتے اور اگر کسی دوست کے سامنے ملاقات ہوتی تو ہمیشہ یہ کہتے کہ "ہم اسکول کے زمانہ کے ہم جماعتی ہیں - اور پرانے دوست ہیں" - آپ کو مَیں نے کبھی پتلون پہنے ہوئے نہیں دیکھا - اور نہ ہی ٹوپی پہنے ہوئے کسی مجلس میں دیکھا - کوٹ بھی آپ ذرا لمبا ہی پہنتے تھے -

الغرض نہایت سادہ، مخلص اور احمدیت کے پورے شیدائی تھے - اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے - اور آپ کی اولاد کو آپ کی طرح احمدیت کا حقیقی خادم بنا کر آپ کے نقشِ قدم پر قائم رکھے - آمین ثم آمین

# وعدہ جات چندہ مسجد ڈنمارک

از

## لجنہ اماء اللہ ۔ لاہور

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اس سے قبل لجنات کے وعدے جو بحیثیت لجنہ کے عہدہ داروں کی طرف سے پیش کئے گئے تھے شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب وہ وعدہ جات جو اُن شہروں کی بہنوں نے لکھوائے تھے۔ ان میں سے لجنہ لاہور کے وعدے شائع کئے جا رہے ہیں۔ لاہور کی لجنہ کی تعداد بہت بڑی ہے۔ اس لئے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ تمام لاہور کی مستورات کے وعدہ جات کی فہرست تیار کرکے بھجوائیں۔ اور بہنیں خود بھی اس اعلان کو پڑھ کر اپنے وعدہ جات بھجوائیں۔ نیز وعدے لکھوانے والی مستورات اپنے چندے جلد سے جلد ارسال کریں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

روپے

۱۔ مکرمہ ممتاز صاحبہ بیگم غلام نبی صاحب ... ۵۰۰۔۰۰
۲۔ " ممتاز نصر اللہ صاحبہ نائب سیکرٹری لجنہ لاہور ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۔ " امۃ النصیر بیگم خلیفہ عبدالمنان صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۔ " نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب ... ۱۰۰۔۰۰ "
۵۔ " بیگم محمد حسن صاحب احمدی ... ۳۰۰۔۰۰ "
۶۔ " چوہدری منور احمد صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۷۔ " خواجہ شریف صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۸۔ " فرحت صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب ... ۱۰۰۔۰۰ "
۹۔ " ماجدہ صاحبہ اہلیہ ظفر صاحب ... ۵۰۔۰۰ "
۱۰۔ " مکرمہ شہبانہ صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب ... ۵۰۔۰۰ "
۱۱۔ " سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم ... ۳۰۰۔۰۰ "
۱۲۔ " امۃ الناصر صاحبہ بنت مرزا داؤد احمد صاحب ۔ ماڈل ٹاؤن ... ۵۰۔۰۰ "
۱۳۔ " بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر از طرف والدین ... ۳۰۰۔۰۰ "
۱۴۔ " والدہ بشارت احمد صاحب ... ۱۰۰۔۰۰ "
۱۵۔ " امیر بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد شفیع صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۱۶۔ " بیگم امین احمد خاں صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۱۷۔ " عابدہ بنت " " " ... ۱۰۰۔۰۰ "
۱۸۔ " بیگم چوہدری غلام اللہ صاحب باجوہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۱۹۔ " والدہ صاحبہ ریاض محمود صاحب قائد خدام الاحمدیہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۰۔ " بیگم محمد نواز صاحب ۔ ماڈل ٹاؤن ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۱۔ " منصورہ ریاض صاحبہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۲۔ " والدہ صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۳۔ " طاہرہ ڈاکٹر امتیاز صاحب ماڈل ٹاؤن ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۴۔ " بیگم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۵۔ " زاہدہ قادر صاحبہ ... ۲۵۔۰۰ "
۲۶۔ " بیگم مسعود احمد صاحب رشید مرحوم گلگتی ... ۱۰۰۔۰۰ "
۲۷۔ " والدہ ڈاکٹر اختر محمود ... ۳۰۰۔۰۰ "
۲۸۔ " بیگم صاحبہ قاضی محمد شریف صاحب ... ۱۰۰۔۰۰ "
۲۹۔ " حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ از طرف حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۰۔ " " از طرف حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۱۔ " " " خود ... ۱۵۰۰۔۰۰ "
۳۲۔ " شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب ... ۵۰۰۔۰۰ "

روپے

۳۳۔ مکرمہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب از طرف خود ... ۳۰۰۔۰۰
۳۴۔ " " " از طرف قدسیہ مرحومہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۵۔ " " " والدہ مرزا رشید احمد صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۶۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ بنت خدا بخش صاحب مرحوم ... ۱۰۰۔۰۰ "
۳۷۔ " صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۸۔ " " از طرف سیدہ ام ناصر احمد صاحب رضی اللہ عنہا ... ۳۰۰۔۰۰ "
۳۹۔ " بیگم غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۰۔ " کلثوم بیگم اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب سیکشن آفیسر ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۱۔ " بیگم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۲۔ " حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ از طرف حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۳ " " خود ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۴۔ " زینب بیگم اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم ... ۳۰۰ "
۴۵۔ " اقبال بیگم صاحبہ والدہ محمد انور صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۶۔ " زینب بی بی اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۷۔ " امۃ الباری بیگم خان عباس احمد خان صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۸۔ " " از طرف حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۴۹۔ " صفیہ بیگم ارشاد بخاری صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۵۰۔ " بیگم صاحبہ منور بخاری صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۵۱۔ " بیگم قمر عطاء اللہ صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۵۲۔ " سعیدہ اختر بیگم محمد یونس صاحب ... طلائی بالیاں
۵۳۔ " مسز غلام احمد صاحب از طرف خالد صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ روپے
۵۴۔ " بیگم صاحبہ مرزا داؤد احمد خاں ... ۳۰۰۔۰۰ "
۵۵۔ " حمیدہ صاحبہ بیگم عباسی صاحب ... ۱۰۔۰۰ "
۵۶۔ " نرس مبارکہ بیگم از طرف والد مرحوم ... ۵۰۔۰۰ "
۵۷۔ " " " " خود ... ۳۰۰۔۰۰ "
۵۸۔ " عزیزہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری بشارت اللہ صاحب ... ۱۰۰۔۰۰ "
۵۹۔ " سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب دھرمپورہ ... ۱۰۰۔۰۰ "
۶۰۔ " ناصرہ بیگم اہلیہ غلام مصطفیٰ صاحب کماس ... طلائی کلپ
۶۱۔ " بیگم میاں نذیر احمد صاحب ... ۵۰۔۰۰ روپے
۶۲۔ " والدہ ثریا ۔ دلی محمد روڈ لاہور ... ۳۰۰۔۰۰ "
۶۳۔ " رشیدہ بیگم بنت ملک خدا بخش صاحب مرحوم ۔ از طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۵۰۔۰۰ "
۶۴۔ " " والدہ مرحومہ ... ۵۰۔۰۰ "
۶۵۔ " " والد مرحوم ... ۵۰۔۰۰ "

# درِ ثمین انگریزی

قیمت ——— دس روپے صرف۔

ملنے کا پتہ۔

ریویو آف ریلیجنز ——— ربوہ

## قادیان میں ایک نکاح کی تقریب

قادیان ۔ ۲۰ دسمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے عزیزہ نعیمہ شمیم دختر مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز واقف زندگی ناظر بیت المال قادیان کے نکاح کا اعلان عزیز نثار احمد صاحب پسر مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر۔ فرمایا۔

خطبہ نکاح میں آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ہر دو مخلص صحابہ کے خاندان ہیں۔ اور یہ رشتہ باوجود فاصلہ کی دوری اور تمدن کے اختلاف کے احمدیت کے تعلق کی بنا پر ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر جبکہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے احباب جمع تھے۔ آپ نے خطبہ نکاح میں دوستوں کو رشتہ ناطہ کی مشکلات کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا۔ کہ اگرچہ مناسب اور موزوں رشتے ملنے کے متعلق بعض حقیقی مشکلات بھی ہیں۔ لیکن بعض مشکلات احباب کی خود پیدا کردہ ہیں۔ اگر وہ دنیوی امور کی نسبت دینی امور کو مقدم رکھیں اور جماعت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی پابندی کریں۔ تو بہت سی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مثلاً دوستوں کو احمدی لڑکوں کا رشتہ ہر صورت احمدی لڑکیوں کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ تا کہ لڑکیوں کے رشتہ میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔ اسی طرح آپ نے لڑکی والوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اگر رشتوں کے معاملہ میں خاندانی تفاوت کی شرائط کو نظر انداز کرتے ہوئے احمدیت کے رشتہ اور تقویٰ کے اصول کو ترجیح دیں۔ تو جماعتی طور پر رشتوں کی مشکلات کا حل نکل سکتا ہے۔

خطبہ نکاح کے بعد آپ نے فریقین سے ایجاب و قبول کروایا اور اس کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے جملہ احباب کی معیت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے متعلق دعا فرما دیں۔

(خاکسار ۔ قائمقام ۔ امیر جماعت احمدیہ ۔ قادیان)

## ولادت

برادرم چوہدری رفیق احمد جمیل صاحب ٹیکنیکل سپروائزر ٹیلیفون ایکسچینج پشاور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا ۳۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا کا پوتا اور شیخ نور حسین صاحب مرحوم انسپکٹر آف سکولز کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اجمل شاہد ۔ پشاور)

۴۴

روپے

۶۶۔ مکرمہ امینہ تبسم اہلیہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید ۔ گوالمنڈی تھانہ ... ۲۰۰۔۰۰
۶۷۔ " بیگم محمد نقی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ... ۳۰۰۔۰۰ "
۶۸۔ " مسعودہ بیگم بنت میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر لاہور ... ۳۰۰۔۰۰ "
۶۹۔ " بلقیس صاحبہ بیگم میجر محمود احمد صاحب شہید ... ۳۰۰۔۰۰ "
۷۰۔ " سعیدہ بنت میر مہدی صاحب از طرف والدہ مرحومہ ... ۱۰۰۔۰۰ "
۷۱۔ " زینب بی بی صاحبہ جوڑا ضلع لاہور ... ۱۰۰۔۰۰ "
۷۲۔ " بیگم میجر بشیر احمد صاحب۔ (چھ طلائی چوڑیاں و دو بالیاں)
۷۳۔ " سعیدہ صاحبہ اہلیہ نور احمد صاحب وکیل (زیور کا پورا سیٹ و دو بالیاں)

روپے

۷۴۔ مکرمہ امۃ العزیز اہلیہ غلام محمد صاحب پروفیسر مغلپورہ گنج لاہور ... ۵۰۔۰۰
۷۵۔ " نویدہ بنت ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ... ۳۰۰۔۰۰ "
۷۶۔ " اہلیہ صاحبہ چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار گلبرگ ۳ ... ۳۰۰۔۰۰ "
۷۷۔ " بیگم عفت نصیر خاں صاحب ماڈل ٹاؤن ... ۲۵۔۰۰ "
" " از طرف والدہ صاحبہ ... ۲۵۔۰۰ "
۷۸۔ " امۃ اللطیف بنت عبدالواحد خاں صاحب سیمنٹ بلڈنگ ۔ لاہور ... ۵۰۔۰۰ "

میزان ... روپے ۱۹,۶۸۵۔۰۰

## تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

### قسط ۶۲

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پچیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

| نمبر | نام | رقم |
|---|---|---|
| ۶۲۱ | محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈالینڈ بذریعہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ | ۱۰۱-۰۰ |
| ۶۲۲ | احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ بذریعہ مکرم ملک محمود احمد صاحب | ۶۰-۰۰ |
| ۶۲۳ | ″ ″ ″ جھنگ صدر بذریعہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب | ۸۱-۰۰ |
| ۶۲۴ | ″ ″ ″ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب | ۲۵-۴۲ |
| ۶۲۵ | لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ ″ ″ ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۶۲۶ | احباب جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب | ۲۵-۵۰ |
| ۶۲۷ | ″ ″ ″ مظفر گڑھ بذریعہ مکرم ارشاد علی خان صاحب | ۶۷-۰۰ |
| ۶۲۸ | دکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی | ۶۵-۰۲ |
| ۶۲۹ | محترمہ رحمت بی بی کنڈیارو سندھ (والدہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سیرالیون) | ۲۵-۰۰ |
| ۶۳۰ | احباب جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم بذریعہ مکرم ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب | ۲۵-۰۰ |

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

---

## معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

| نمبر | نام | رقم |
|---|---|---|
| ۳۲۳ | مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز جھنگ صدر | ۳۰۰-۰۰ |
| ۳۲۴ | محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف سنوری راوی پارک لاہور | ۳۰۰-۰۰ |
| ۳۲۵ | مکرم حکیم سید بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ شہر منجانب مرحوم والدین | ۳۰۰-۰۰ |
| ۳۲۶ | محترمہ آمنہ قمر اداء بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا منجانب برادر چوہدری احمد الدین صاحب رشید مرحوم | ۳۰۰-۰۰ |
| ۳۲۷ | مکرم سید سہیل احمد صاحب C.S.P. کشتیہ مشرقی پاکستان | ۳۲۱-۰۰ |

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

---

## اطفال رپورٹ بھجوائیں

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ ۱۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ کیا آپ نے اس ماہ کی رپورٹ بھجوا دی ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

## اعلان نکاح

مورخہ ۱۹/۱۲/۶۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ منٹگمری میں میری لڑکی مسرور عقیلہ کا نکاح اظہر افغانی ابن قطب الدین صاحب بمقام مرخ ڈھیری تحصیل صوابی ضلع مردان کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مرزا احمد بیگ صاحب نے پڑھا۔

احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد شریف ۵۳۳ سوڑی گلی منٹگمری

---

مکرم مستری نواب دین صاحب قادیانی حال ربوہ عرصہ چھ ماہ بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔

(شمس الدین ٹھیکیدار۔ ربوہ)

احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

---

## جماعت کراچی کا سال ہشتم کا پہلا وعدہ

مکرم محمد شفیع خان صاحب منتظم وقف جدید مجلس انصاراللہ کراچی نے اپنی جماعت کی طرف سے پہلا وعدہ مبلغ ۱۰۲۲۰ روپے کا ارسال فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دیگر مجالس انصاراللہ کے کارکنان سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی جلد از جلد اپنی کوششوں سے مطلع فرماویں فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ اوّل تو رمضان المبارک میں ہی مکمل فہرستیں پہنچ جانی چاہئیں۔ اگر مکمل نہ بھی ہو سکیں تو کم از کم پہلی قسط ہی آ جائے۔ حتی المقدور یہ کوشش بھی ہونی چاہیئے کہ وعدہ جات کے ساتھ ہی وصولی بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان کی مدد فرمائے اور اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

خاکسار میرزا طاہر احمد
ناظم وقف جدید

---

## ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سبکدوش ہو کر ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

---

## پتہ مطلوب ہے

مکرم عبدالستار صاحب طاہر جو کہ پہلے ٹیلیفون ایکسچینج مری میں ہوتے تھے ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو عبدالستار صاحب طاہر کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا عبدالستار صاحب طاہر خود اس اعلان کو پڑھیں تو ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر امور عامہ)

---

## درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم سعید احمد ابن چوہدری محمد حسین صاحب بستی امانت علی رحیم یار خاں بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔

(رشید احمد قریشی لیود برادرز رحیم یار خاں)

۲۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ آجکل کھانسی کی تکلیف ہے۔

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ کو کافی عرصہ سے کینسر (سرطان) ہے۔

(خاکسار مرزا سیف علی بیگ دھمولوالہ)

(۴) میرے بیٹے خالد محمود احمد کا ساہ ماہ پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے۔ پھوڑا بڑا خطرناک قسم کا ہے اور بچے کی عمر صرف چھ سال ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ بشیر احمد احسن ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا (۵) میرے اباجان قریشی عبدالغنی صاحب لدھیانوی تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔ عائشہ پروین بنت قریشی عبدالغنی صاحب لدھیانوی مزنگ لاہور (۶) میری نانی صاحبہ اور چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ نمونیہ و بخار چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ منور احمد۔ احمدیہ دارالشفا چوک تھانہ گوجرانوالہ (۷) میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد نواز دفتر الفضل ربوہ

# رمضان کی حقیقت اور روزوں کی حکمت

## نیروبی ریڈیو سے مبلغ انچارج کینیا مشن مکرم مولانا محمد اسحاق صوفی کی تقریر

امسال رمضان المبارک کی پہلی رات کو "وائس آف کینیا" کے اردو سیکشن کی درخواست پر مکرم مولانا محمد اسحٰق صاحب صوفی امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ) نے رمضان کی حقیقت اور روزوں کی حکمت پر نیروبی ریڈیو سے حسب ذیل تقریر نشر فرمائی:۔

"رمضان کے روزے ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن ہیں۔ یہ ایک خاص عبادت ہے جس کا اسلام نے حکم دیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایّھا الذین اٰمنوا
کتب علیکم الصّیام
کما کتب علی الّذین
من قبلکم لعلکم تتقون
(البقرۃ ع ۲۳)

یعنی اے مومنو! روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بن سکو۔ پس روزوں کا حکم تقریباً سب مذاہب میں مشترک ہے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے کہ:۔

"ہم کسی ایسے مذہب کا نام نہیں لے سکتے جس کے مذہبی نظام میں روزہ تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اصول اور طریق عمل میں حالات کے اعتبار سے کچھ اختلاف ہو"

پس جہاں تک روزہ کا سوال ہے یہ سبھی مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن جس شکل میں اسلام نے روزوں کو پیش کیا ہے وہ بالکل جداگانہ ہے اسلام کی رو سے ہر عاقل بالغ کو مسلسل ایک ماہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا بالکل بوڑھا ہو کر معذور ہو چکا ہو یا سفر پر ہو۔ جو شخص بالکل معذور ہو اس کے لئے کوئی روزہ نہیں ہے مگر ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات پر روزہ رکھیں۔

اسلامی روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے پہلے ان کو کچھ نہ کچھ ضرور کھانا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تسحروا فان فی السحور برکتنا" یعنی سحری ضرور کھاؤ۔ کیونکہ اس میں برکت ہے۔ پس صرف شام کو ہی کھانا کھا کر ۲۴ گھنٹے کا مسلسل روزہ شریعت اسلامیہ نے ناپسند کیا ہے۔

روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں:۔

لتکبّروا اللہ علی ما ھدٰکم
ولعلکم تشکرون ،

یعنی تا کہ تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی کا اظہار کرو۔ اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے اور تا کہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو۔ یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادی امور کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کے اللہ تعالےٰ کا ذکر زیادہ کرو گے دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کر کے تمہارے دل میں شکرگزاری کا مادہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ انسان کی عادت ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اسے اس کی قدر نہیں ہوتی۔ جب وہ نعمت چھن جائے تو اسے اس کی قدر محسوس ہوتی ہے

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ لعلکم تتقون تا کہ تم کو تقویٰ حاصل ہو۔ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک دکھوں سے بچنے کے معنوں میں۔ دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلےٰ مدارج کے حاصل کرنے کے معنوں میں پس اس لفظ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے روزہ کی تین حکمتیں بیان فرمائی ہیں پہلی حکمت یہ ہے کہ انسان روزہ کے ذریعہ دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ قابل تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزے سے انسان دکھ سے بچے کیونکہ روزے سے تو انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے مگر جب غور سے دیکھا جائے تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے جس سے اس کی قومی حفاظت ہوتی ہے اول سبق تو یہ ہے کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا جو فاقوں سے دن گزارتے ہیں احساس کبھی نہیں ہوتا۔ نہ انھوں نے بھوک کی تکلیف کبھی دیکھی ہوتی ہے نہ بھوک کی تکلیف کا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے حکم کے ماتحت بڑے سے بڑے امیر کو بھی روزہ رکھنا پڑتا ہے اور تب اس کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اس طرح انہیں اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور ان کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت کی صورت میں نکلتا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں اور روزے ہر سال مسلمانوں میں یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں اور جو لوگ اسلام کے اس حکم پر سچے دل سے عمل کرنے والے ہوں وہ کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتے

دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے اس طرح وقوع میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص روزوں میں تمام ان لذتوں کو جو جائز ہیں اور جن کی اجازت دی گئی ہے خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک ماہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے جو اسے گناہ کی طرف کھینچتے ہیں

پھر تقویٰ کے قیام میں روزوں سے اس طرح بھی مدد ملتی ہے کہ ان دنوں میں چونکہ رات کو کھانا کھانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اس لئے اس طرح ان کو زیادہ عبادت اور دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے اور دوسرے جب بندہ خدا تعالےٰ کے لئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ بھی اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے پھر قرآن کریم کے بغور مطالعہ اور تدبر سے یہ حقیقت باآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ روزہ انسان کو اس کی مخفی قوتوں اور جذبات پر حکومت کرنے کی تعلیم و تربیت دے کر اس کو وہ مقام شرف و اکرام عطا کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس کی تخلیق میں مقدر کر رکھا ہے

پس جب انسان اپنی طبعی خواہشوں پر حکومت کرنے کا اہل ہو جاتا ہے تو اسے کائنات پر حکومت کا استحقاق حاصل ہو جاتا ہے اور وہ فی الحقیقت اس قابل ہوتا ہے کہ ملائکہ کا مسجود بن جائے کسی نے کیا خوب کہا ہے

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

پس وہ چیزیں جن پر عمل کرنے سے انسان فرشتوں سے بھی بہتر ہو سکتا ہے ان میں سے روزہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری چیز ہے پھر سب سے بڑھ کر جو چیز انسان کو روزہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی معیت اور محبت کے شیریں ثمرات ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

الصوم لی وانا اجزی بہ

یعنی حقیقی روزہ دار کا اجر میں خود ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ جب انسان میں روزہ کی حقیقت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اخلاق اللہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر وہ صبغۃ اللہ کے حسن و جمال کو اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ پس روزہ کا مقصد اسلامی شریعت کی رو سے انسان کے اندر قوت ضبط اور جذبات نفسانی پر حکومت کرنے کی اہلیت پیدا کرنا ہے۔

کائنات عالم میں ہر چیز کا ایک جسم ہے اور ایک اس کی روح ہے اسی طرح روزہ کا بھی ایک جسم ہے اور ایک اس کی روح ہے اور یہ دونو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے کھانا نہ کھانا۔ پانی نہ پینا یا مباشرت نہ کرنا یہ روزہ کا جسم ہے لیکن اس کی روح وہ حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالےٰ روزہ کے ذریعہ سے ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے پس روزہ کا مقصد عظمیٰ حصول تقویٰ ہے اور اگر یہ مقصد انسان کو حاصل نہ ہو تو اس کا روزہ رکھنا صرف فاقہ کشی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی لطیف پیرایہ میں اس صداقت کا اظہار یوں فرمایا ہے کہ "رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع" یعنی کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ سے سوائے بھوکے رہنے کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو روزہ کا جسم تو پا لیتے ہیں لیکن اس کی روح کو حاصل کرنے سے محروم ہوتے ہیں مگر جسم بغیر روح کے ایک مردہ شے ہے پس سب مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ روزہ کے جسم کے ساتھ اس کی روح یعنی تقویٰ کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین